از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:14اکتوبر1959

دی سٹیٹ آف راجستھان

بنام

رحمان

(پی۔بی۔ گجیندر گڈکر اور کے۔ سبّاراؤ، جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ-ایکسائز افسر کے ذریعے تلاشی-وجوہات درج کرنے میں ناکامی- تلاشی، اگر غیر قانونی-سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944، (1 سال 1944)، دفعہ 14 —سنٹرل ایکسائز رولز، 1944، قاعدہ 201— مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898، (V سال 1898)، دفعہ 165۔

سنٹرل ایکسائز کا ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، یہ اطلاع ملنے پر کہ مدعا علیہ نے تمباکو کی کاشت کی ہے لیکن اس پر ایکسائز ڈیوٹی ادا نہیں کی ہے، مدعا علیہ کے گھر تلاشی کے لیے گیا تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ آیا اس نے وہاں تمباکو ذخیرہ کیا ہے یا نہیں۔ مدعا علیہ نے تلاش میں رکاوٹ ڈالی جس کے نتیجے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نیچے گر گیا اور زخمی ہو گیا۔ مدعا علیہ پر مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 353 کے تحت مقدمہ چلایا گیا، لیکن اسے اس بنیاد پر بری کر دیا گیا کہ تلاشی غیر قانونی تھی کیونکہ یہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 165 کے مطابق وجوہات درج کیے بغیر کی تھی۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ ضابطے کی دفعہ 165 سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ کے تحت تلاشی پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔

قرار پایا گیا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ 165 اس طرح کی تلاشی پر بھی لاگو ہوتی ہے اور دفعہ 165 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تلاشی غیر قانونی تھی۔ سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ کی دفعہ 18 میں کہا گیا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت تلاشی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے مطابق کی جائے گی۔ ایک ایکسائز افسر کو صرف جرم کی تحقیقات کے لیے تلاشی لینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس طرح

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

کی تلاشی ایک قابل دست اندازی کی تحقیقات کے دوران ایک پولیس افسر کی طرف سے کی گئی تلاشی کے برابر تھی، اور دونوں صورتوں میں تلاشی ضابطے کی دفعہ 165 کی توضیعات کے مطابق کی جانی تھی۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 39 سال 1958۔

20 ستمبر 1957 کو جے پور میں راجستھان عدالت عالیہ کی بنچ کے فیصلے اور حکم سے اپیل، ڈی بی۔ فوجداری اپیل نمبر 154 سال 1956 میں، جو 4 اگست 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوا، منصف مجسٹریٹ ہندیون کے کیس نمبر 313 سال 1953 میں،

آر۔ ایچ۔ دھیبر، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ پیش نہیں ہوا۔

14.1959 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سبّاراؤ نے سنایا۔

سبّاراؤ جسٹس۔ یہ 20 ستمبر 1957 کے اپنے فیصلے کے خلاف آئین کے آرٹیکل 134(1)(c) کے تحت ریاست راجستھان کی بااختیار عدالتِ عالیہ کی طرف سے دی گئی سرٹیفکیٹ کے ذریعے اپیل ہے، جس میں منصف مجسٹریٹ، ہندیون کی تصدیق کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 353 کے تحت الزام سے بری کیا گیا ہے۔

مادی حقائق ایک چھوٹے دائرے میں ہوتے ہیں۔ سینٹرل ایکسائز کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ، جس کا ہیڈ کوارٹر بھرت پور میں ہے، کو اطلاع ملی کہ ایک سلدا اور اس کے بیٹے رحمان، جو یہاں مدعا علیہ ہیں، نے تمباکو کی کاشت کی ہے لیکن اس پر قابل ادائیگی ایکسائز ڈیوٹی ادا نہیں کی ہے۔ 9 ستمبر 1953 کو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ایکسائز کے ایک انسپکٹر، ایک سپاہی، ایک چوکیدار اور دو موتبیروں کے ساتھ دوپہر 2 بجے رحمان کے گھر گیا تاکہ اس کے گھر کی تلاشی لی جائے کہ آیا اس نے وہاں تمباکو ذخیرہ کیا ہے یا نہیں۔ جب انہوں نے ایسا کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا تو مدعا علیہ اور ایک دھمن نے، یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ، تلاش میں رکاوٹ ڈالی؛ جس کے نتیجے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نیچے گر گیا اور اسے کچھ چوٹیں آئیں۔ مدعا علیہ اور دھمن پر مقدمہ چلایا گیا، اور منشی مجسٹریٹ، ہندیون نے دھمن کو رہا کر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دیا لیکن مدعاعلیہ کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 353 کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے تین ماہ کی قید بامشقت کی سزا سنائی۔ اپیل پر، ایڈیشنل سیشن جج اس نتیجے پر پہنچے کہ اس وقت دستیاب مواد پر مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 165 کے مطابق تلاشی نہیں لی گئی تھی اور انہوں نے کیس کو نئی تحقیقات کے لیے واپس کر دیا۔ واپسی پر، منصف مجسٹریٹ نے پایا کہ ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ نے وجوہات ریکارڈ کیے بغیر تلاشی لی تھی جیسا کہ اسے مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 165 کے تحت کرنا چاہیے اور مدعاعلیہ نے اسے غیر قانونی تلاشی لینے سے روکنے میں کوئی جرم نہیں کیا، اور اس نتیجے پر، اس نے مدعاعلیہ کو بری کر دیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے منصف مجسٹریٹ کے اظہار کردہ نقطہ نظر سے اتفاق کیا اور حکم برأت کی تصدیق کی۔ ریاست راجستھان نے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی پر سوال اٹھاتے ہوئے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

ریاست کے لیے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے دو نکات اٹھائے: (1) سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ (1 سال 1944) (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے) اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد (جسے اس کے بعد "رولز" کہا جاتا ہے) اور مجموع ضابطہ فوجداری (جسے اس کے بعد "کوڈ" کہا جاتا ہے)، تلاش کرنے کے اختیار اور اسے بنانے کے طریقے کے درمیان فرق کو برقرار رکھتے ہیں، اور ایک مخصوص طریقہ کار کے ساتھ ایک مخصوص اختیار کو جوڑتے ہیں۔ چونکہ موجودہ معاملے میں سنٹرل ایکسائز کے ڈپٹی سپر نٹنڈنٹ نے تلاشی لینے کے اپنے اختیار کا استعمال صرف مدعاعلیہ کے گھر میں ذخیرہ شدہ تمباکو کی مقدار کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے کے لیے کیا تاکہ مذکورہ شے پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کی جا سکے اور مدعاعلیہ کے خلاف مقدمہ چلانے کے لیے کوئی تحقیقات نہ کی جا سکے، اس لیے ضابطے کی دفعہ 103 کے تحت تجویز کردہ تلاشی کے طریقے پر عمل کرنا ہوگا جو عام طور پر تمام تلاشی پر لاگو ہوتا ہے، نہ کہ ضابطے کی دفعہ 165 کے تحت فراہم کردہ جو کسی جرم کی تحقیقات کے دوران پولیس افسر کے ذریعے کی گئی تلاشی پر لاگو ہوتا ہے۔ (2) یہ فرض کرتے ہوئے کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 165 کا اطلاق ہوتا ہے، مذکورہ دفعہ کسی پولیس افسر کو تلاشی لینے کا اختیار یا دائرہ اختیار فراہم کرتی ہے اور تلاشی لینے میں اپنائے جانے والے طریقہ کار کا تعین کرتی ہے۔ وجوہات کی ریکارڈنگ کا تعلق دائرہ اختیار سے ہے اور اس لیے ایکسائز افسر، جس نے پہلے ہی سنٹرل ایکسائز رولز کے قاعدہ 201 کے تحت تلاشی لینے کا اختیار حاصل کر لیا ہے، کو ضابطے کے دفعہ 165 کے طریقہ کار پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مدعاعلیہ کا وکیل ہمارے سامنے پیش نہیں ہوا ہے۔اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے اس مرحلے پر ایکٹ، اس کے تحت بنائے گئے قواعد اور ضابطے کی متعلقہ توضیعات کو نوٹس کرنا آسان ہو گا۔

ایکٹ کے دفعہ 18 کے تحت، ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کی جانے والی تمام تلاشی اس کے تحت تلاشی سے متعلق ضابطے کی توضیعات کے مطابق کی جائے گی۔ دفعہ 37 مرکزی حکومت کو ایکٹ کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے قواعد بنانے کا اختیار دیتی ہے، اور خاص طور پر اور مذکورہ بالا اختیارات کی عامیت پر جانبداری کے بغیر، کسی بھی جگہ کے معائنہ یا تلاشی کو اختیار دینے اور ان کو منظم کرنے کے لیے قواعد بنانے کا اختیار دیتی ہے جہاں تک کہ اس طرح کا معائنہ یا تلاشی ایکٹ کے ذریعے عائد کردہ مناسب محصولات اور محصولات کی وصولی کے لیے ضروری ہے۔ مرکزی حکومت نے اس دفعہ کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے قاعدہ 201 وضع کیا جس میں خود کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے زیر اختیار کسی بھی محکمے کے کسی بھی افسر کو دن یا رات کسی بھی وقت کسی بھی زمین، عمارت، منسلک جگہ، احاطے، جہاز، نقل و حمل یا ایسی دوسری جگہ پر داخل ہونے اور تلاشی لینے کا اختیار دے جس پر یا جس میں اسے یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ محصولات کو ایکٹ یا قواعد کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پروسیس کیا جاتا ہے، ترتیب دیا جاتا ہے، ذخیرہ کیا جاتا ہے، تیار کیا جاتا ہے یا لے جایا جاتا ہے۔ایکٹ اور قواعد میں ایسی توضیعات ہیں جو قابل محصول اشیا کی پیداوار، صنعتی عمل اور پروسیسنگ کو منظم کرتی ہیں، ایک مشینری اور مذکورہ اشیا پر محصولات عائد کرنے کا طریقہ کار تجویز کرتی ہیں، اور اسے جمع کرتی ہیں، اور خاص طور پر، مذکورہ معاملات کے سلسلے میں غیر تیار شدہ تمباکو کے لیے ایک خصوصی طریقہ کار فراہم کرتی ہیں: ایکٹ کے دفعات 3، 6، اور 8 اور قواعد کا باب IV دیکھیں۔ دفعہ 9 اس میں مذکور توضیعات کی خلاف ورزی پر جرمانے عائد کرتا ہے جس میں قابل محصول سامان کی صنعتی عمل اور اس کے سلسلے میں کسی بھی معلومات کی فراہمی کو منظم کرنے والی توضیعات شامل ہیں۔ قاعدہ 210 میں کہا گیا ہے کہ قواعد کی خلاف ورزی، جہاں کوئی دوسرا جرمانہ فراہم نہیں کیا گیا ہے، اس پر ایک ہزار روپے تک کے جرمانے اور اس سامان کو ضبط کرنے کی سزا دی جائے گی جس کے سلسلے میں جرم کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا دفعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے بااختیار افسر صرف اس صورت میں تلاشی لے سکتا ہے جب اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ محصولات کو ایکٹ یا قواعد کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پروسیس کیا جاتا ہے، ترتیب دیا جاتا ہے، ذخیرہ کیا جاتا ہے، تیار کیا جاتا ہے یا لے جایا جاتا ہے۔ اس لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تلاشی کا مقصد صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ آیا ایکٹ یا قواعد کی توضیعات کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ مذکورہ دفعات کی خلاف ورزی ایکٹ کے تحت جرم ہے۔ دوسرے الفاظ میں، قاعدہ 201 مجاز افسر کو صرف کسی جرم کی تحقیقات کے لیے تلاش کرنے کے قابل بناتا ہے۔

اب ہم مجموع ضابطہ فوجداری کی توضیعات کو دیکھیں گے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ تلاش کے طریقے کو منظم کرنے والی اس کی کون سی دفعات قواعد کے قاعدہ 201 کے تحت ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو دیئے گئے اختیارات کے لیے موزوں ہیں۔ مجموع ضابطہ فوجداری میں دفعات کے چار گروپ ہیں جو اس کے تحت مجاز تلاشی کو منظم کرتے ہیں۔ دفعات 47، 48، 51 اور 52 ضابطہ اخلاق کے باب V میں ظاہر ہوتے ہیں جو افراد کی گرفتاری، فرار اور دوبارہ حاصل کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے۔ دفعات 47 میں گرفتار کیے جانے والے افراد کے ذریعے داخل کی گئی جگہ کی تلاشی کا التزام ہے؛ دفعات 48 ایسے طریقہ کار کے لیے جہاں داخلہ قابل حصول نہ ہو؛ اور دفعات 51 اور 52 میں گرفتار افراد کی تلاشی کا التزام ہے۔ دوسرا گروہ ضابطے کے باب VII کے دفعات 100، 101، 102 اور 103 پر مشتمل ہے۔ دفعہ 100 غلط طریقے سے محصور افراد کی تلاش سے متعلق ہے، اور دیگر دفعات تلاشی کے لئے وارنٹ، بند جگہوں کے انچارج افراد کے فرائض اور گواہوں کی تلاشی کے لیے افراد کے مطالبے سے متعلق عام دفعات ہیں۔ دفعہ 153 تیسرا گروہ بناتا ہے اور یہ ضابطے کے باب XIII کے تحت آتا ہے جو پولیس کی احتیاطی کارروائی کے لیے فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 153 کے تحت، ایک پولیس افسر اپنے اسٹیشن کی حدود میں استعمال شدہ یا رکھے ہوئے وزن کے لیے کسی بھی وزن یا پیمائش یا آلات کا معائنہ کرنے یا تلاش کرنے کے مقصد سے بغیر وارنٹ کے تلاشی لے سکتا ہے، اگر اس کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہو کہ وزن وغیرہ جھوٹے ہیں۔ دفعات کا چوتھا گروہ باب XIV میں ظاہر ہوتا ہے جو کسی قابل دست اندازی کی تحقیقات کے دوران پولیس افسر کے ذریعے تلاشی کا بندوبست کرتا ہے۔ اس باب کے تحت دی گئی تلاشی کا اختیار اس تفتیش کے انعقاد کے لیے اتفاقی ہے جو پولیس افسر کو قانون کے ذریعے کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ دفعہ 165 کے تحت چار شرائط عائد کی گئی ہیں: (1) پولیس افسر کے پاس یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد ہونی چاہیے کہ کسی جرم کی تحقیقات کے مقاصد کے لیے ضروری کوئی بھی چیز، اس کی رائے میں، بلاجواز تاخیر کے، تلاشی کے علاوہ حاصل نہیں کی جاسکتی۔ (ii) اسے اپنے عقیدے کی بنیاد تحریری طور پر درج کرنی چاہیے اور جہاں تک ممکن ہو اس طرح کے تحریری طور پر ان چیزوں کی وضاحت کرنی چاہیے جن کے لیے تلاشی کی جانی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(iii) اسے ذاتی طور پر، اگر قابل عمل ہو، تلاشی کرنی چاہیے؛ اور (iv) اگر خود تلاشی لینا قابل عمل نہیں ہے، تو اسے خود تلاشی نہ کرنے کی وجوہات تحریری طور پر درج کرنی چاہیے اور اختیار دینا چاہیے۔ ایک ماتحت افسر جو تحریری طور پر اس جگہ کی نشاندہی کرنے کے بعد تلاشی لے، جہاں تلاشی لی جانی ہے، اور جہاں تک ممکن ہو، وہ چیز جس کی تلاشی لی جانی ہے۔ چونکہ تلاش ایک ایسا عمل ہے جو انتہائی من مانی نوعیت کا ہے، اس لیے اختیارات کے استعمال پر سخت قانونی شرائط عائد کی جاتی ہیں۔ قواعد کے ضابطہ 201 کی توضیعات کے ساتھ مذکورہ بالا دفعات کا تقابلی مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کسی قابل دست اندازی کی تحقیقات کے دوران پولیس افسر کے ذریعہ کی گئی تلاشی کا مناسب اندازہ قواعد کے ضابطہ 201 کے تحت مجاز افسر کے ذریعہ کی جانے والی تلاشی سے لگایا جاسکتا ہے۔ کیونکہ، پہلے معاملے میں، پولیس افسر قابل دست اندازی کی تحقیقات کے دوران تلاشی لیتا ہے اور مؤخر الذکر میں مجاز افسر یہ معلوم کرنے کے لیے تلاشی لیتا ہے کہ آیا کسی شخص نے ایکٹ یا قواعد کی توضیعات کی خلاف ورزی کی ہے جو کہ ایک جرم ہے۔ ضابطے کی دفعہ 165 کے تحت پولیس افسر کے ذریعے تلاشی کے معاملے میں شرائط عائد کرنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے، لیکن قواعد کے تحت ایکسائز افسر کے ذریعے تلاشی کی صورت میں اس طرح کے تحفظات فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ قانون سازیہ، ایکٹ کے دفعہ 18 میں یہ بیان کرتے ہوئے کہ ایکٹ اور قواعد کے تحت تلاشی تلاشی سے متعلق ضابطے کی توضیعات کے مطابق کی جائے گی، واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ ضابطے کی مناسب دفعات ایکٹ اور قواعد کے تحت مجاز تلاشی کو کنٹرول کریں گی۔ اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ ضابطے کے قاعدہ 201 کے تحت تلاشی کے معاملے میں ضابطہ اخلاق کی دفعہ 165 کی توضیعات پر عمل کیا جانا چاہیے۔

دوسری دلیل میں بھی کوئی خوبی نہیں ہے۔ وجوہات کی ریکارڈنگ افسر کو تلاشی لینے کا دائرہ اختیار فراہم نہیں کرتی، حالانکہ تلاشی لینے کے لیے یہ ایک ضروری شرط ہے۔ دائرہ اختیار یا تلاشی لینے کا اختیار قانون کے ذریعہ دیا جاتا ہے اور وجوہات کے ریکارڈ سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایکٹ کی دفعہ 18 میں واضح قیود میں کہا گیا ہے کہ تلاشی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے مطابق کی جائے گی۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 165 میں تلاش کرنے کے لیے مختلف اقدامات بتائے گئے ہیں۔ وجوہات کی ریکارڈنگ تلاش کے معاملے میں ایک اہم قدم ہے اور اسے نظر انداز کرنا تلاشوں کو کنٹرول کرنے والی توضیعات کے مادی حصے کو نظر انداز کرنا ہے۔ اگر اسے نظر انداز کیا جاسکتا ہے، تو یہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں کہا جا سکتا کہ تلاشی مجموعہ ضابطہ فوجداری کی توضیعات کے مطابق کی گئی ہے: یہ ضابطہ اخلاق کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی تلاشی ہو گی۔

مذکور وجوہات کی بناء پر، ہم یہ مانتے ہیں کہ موجودہ معاملے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے ضابطے کی دفعہ 165 کی توضیعات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئی تلاشی غیر قانونی تھی۔

اس کے باوجود، قابل وکیل نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ اگرچہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے وجوہات درج نہیں کی گئیں، یہ صرف ایک بے ضابطگی تھی اور مدعا علیہ کو افسر کو تلاشی لینے سے روکنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ یہ دلیل اب تک نہیں اٹھایا گیا ہے اور ہم اسے پہلی بار اپنے سامنے اٹھانے کی اجازت دینا جائز نہیں ہیں۔ نتیجے میں، ہم عدالت عالیہ کے نتیجے سے متفق ہیں اور اپیل کو خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document